کیوں امیر المؤمنین علی (ع) کو قسیم النار والجنّۃ کہا جاتا ہے؟

پیشکش

حق سربلند

مزید تحقیقات کے لیے فالو کریں ہمارا چینل

https://whatsapp.com/channel/۰۰۲۹VbBZkQrADTO۹tqp۵XV۱A

جواب:

سب سے بڑی شرافت و بزرگی جس کا تاج رسول اسلام نے باب مدینۃ العلم کے سر پر رکھا وہ یہ ہے کہ امام جنت و جہنم کی تقسیم کرنے والے ہے کیونکہ جنت و جہنم برحق ہیں اور علی (ع) امام برحق ہیں، اس لیے جب رسول اکرم (ص) نے حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں؟ اور جنت و جہنم برحق ہیں اور موت بھی برحق ہے اور موت کے بعد کی زندگی بھی برحق ہے اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے اور خدا لوگوں کو قبروں سے نکالنے والا ہے؟ سب نے عرض کیا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں! فرمایا خدایا تو بھی گواہ رہنا۔

یہ روایت رسول خدا (ص) سے حضرت علی (ع) کی شان میں نقل ہوئی ہے۔

کتب شیعہ میں یہ حدیث نبوی:

عن عبد الله بن عباس قال: قال رسول الله (ص): معاشر الناس، إن عليا قسيم النار، لا يدخل النار ولي له، و لا ينجو منها عدو له، إنه قسيم الجنة، لا يدخلها عدو له، و لا يزحزح عنها ولي له۔

عبداللہ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا کہ: رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ: اے لوگو! بے شک علی (ع) جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں، جو علی (ع) کا دوست و مدد کرنے والا ہو گا، وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا اور جو انکا دشمن ہو گا، جہنم سے اسکو نجات نہیں ملے گی، کیونکہ وہ جنت کو تقسیم کرنے والے ہیں، جو ان کا دشمن ہو گا، وہ اس میں داخل نہیں ہو گا اور جو بھی انکا دوست و چاہنے والا ہو گا، وہ جنت سے محروم نہیں ہو گا۔[۱]

قال (علی ابن موسی الرضا) قال رسول الله (ص) یا علی انک قسيم الجنة و النار۔

حضرت علی بن موسی الرضا (ع) نے فرمایا کہ: رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ: اے علی! بے شک آپ جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔[۲]

---

[۱]۔ امالی شیخ صدوق ص ۸۳؛ خصال، شیخ صدوق، ص ۴۹۶۔

[۲]۔ عیون اخبار الرضاج ۱ص ۳۰۔

عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله جعفر بن محمد الصادق، عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله لعلي عليه السلام: ... يا علي أنت قسيم الجنة و النار، لا يدخل الجنة إلا من عرفك و عرفته، و لا يدخل النار إلا من أنكرك و أنكرته۔

سلیمان بن خالد نے امام صادق (ع) اور انھوں نے اپنے آبائ سے اور انھوں نے رسول خدا (ص) سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا (ص) نے علی (ع) سے فرمایا کہ: اے علی تم جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہو، کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو گا مگر یہ کہ وہ آپ کو اور آپ اسکو پہنچانتے ہو گے، یعنی وہ آپ کا شیعہ ہو گا، اور دوزخ میں کوئی داخل نہیں ہو گا، مگر یہ کہ آپ اسکا اور وہ آپ کا انکار کرے۔

وَ بِهَذَا الإِسنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا عَلِيُّ إِنَّكَ قَسِيمُ الجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ إِنَّكَ لَتَقرَعُ بَابَ الجَنَّةِ وَ تَدخُلُهَا بِلَا حِسَاب۔

اسی اسناد سے رسول اکرم (ص) سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:
اے علی (ع) تم جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کے دروازے پر دستک دو گے اور حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔[1]

تفسیر آیہ و القیا فی جھنم میں بھی یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ:

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَحَّامُ: وَ فِي هَذَا الْمَعْنَى حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرْحَانِ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فُرَاتٍ الدَّهَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): يَقُولُ اللَّهُ (تَعَالَى) يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِي وَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمَا، وَ أَدْخِلَا النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا، وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ (تَعَالَى): «أَلْقِيا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ»[2]

سورہ ق آیت ۲۴ کی تفسیر میں بیان ہوا ہے کہ:

---

[1]- امالی شیخ مفید ص ۲۱۳؛ عیون أخبار الرضا (ع) ج ۲؛ ص ۲۷۔

[2]- سورۃ ق آیت ۲۴۔

رسول خدا نے فرمایا کہ: خداوند قیامت کے دن مجھ سے اور علی سے فرمائے گا کہ جو تم سے محبت کرتا ہے تم دونوں اسکو جنت میں داخل کرو اور جو تم سے بغض و دشمنی کرتا ہے تم دونوں اسکو جہنم میں داخل کرو۔[۱]

یہ روایت کئی عبارات، جیسے قسیم النار والجنہ، قسیم النار، قسیم الجنہ والنار، السلام علیک یا قسیم النار والجنہ، کے ساتھ مندرجہ ذیل شیعہ کتب میں ذکر ہوئی ہے:

الکافی کلینی ج ۴ ص ۵۷۰، معانی الاخبار شیخ صدوق ص ۲۰۶، تہذیب الاحکام شیخ طوسی ج ۶ ص ۲۹، روضہ الواعظین فتال نیشاپوری ص ۱۰۰ و ۱۱۸، المسترشد طبری شیعی ص ۲۶۴، امالی شیخ مفید ص ۲۱۳، امالی شیخ طوسی ص ۳۰۵ و ۶۲۹، احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۲۰۹ و ۳۴۱، مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۸ و ج ۳ ص ۲۸، الطرائف سید بن طاووس ص ۷۶، مدینہ المعاجز ج ۱ ص ۲۸۰۔

کتب اہل سنت میں یہ حدیث نبوی:

یہ روایت اہل سنت کی بہت سی کتب میں نقل ہوئی ہے اور اگرچہ بعض متعصب علمائ نے اس روایت کو تضعیف کرنے کی بہت ناکام کوششیں کیں ہیں، لیکنکیونکہ یہ روایت لغت کی کتب میں بھی ذکر ہو چکی ہے اور یہی روایت مختلف اسناد کے ساتھ اہل سنت کی معتبر کتب میں بھی نقل ہوئی ہے، اسلیے اب مختلف بہانوں سے اس روایت کو ضعیف کرنے اور اشکال کرنا فقط یہ تعصّب کی وجہ سے ہے کیونکہ اس روایت پر یہ اشکالات علمی نہیں ہیں۔

اب ہم اہل سنت کی بعض معتبر کتب کو ذکر کرتے ہیں کہ جن میں یہ اہم روایت ذکر ہوئی ہے:

عن علی رضی اللہ تعالی عنہ أنا قسیم النار۔

حضرت علی (ع) نے فرمایا ہے کہ: میں جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں۔[۲]

و روی أیضا عن الأعمش عن موسی بن طریف عن عبایۃ، قال سمعت علیا (ع)، و ہو یقول: أنا قسیم النار۔

اور اسی طرح روایت ہوئی ہے اعمش سے اور اس نے موسی ابن ظریف اور اس نے عبایہ سے کہ اس نے کہا ہے کہ: میں نے علی (ع) کو یہ ہمیشہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ: میں جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں۔[۳]

عن عبایۃ عن علی قال: أنا قسیم النار، إذا کان یوم القیامۃ قلت ہذا لک و ہذا لی۔

---

[۱]- أمالی للطوسی ص ۲۹۰۔

[۲]- الفایق فی غریب الحدیث جار اللہ زمخشری ج ۳ ص ۹۷۔

[۳]- شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۲۶۰ و ج ۱۹ ص ۱۴۰۔

حضرت علی (ع) سے نقل ہوا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ: میں جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں، جب قیامت کا دن ہو گا، میں جہنم سے کہوں گا کہ یہ بندہ تیرے لیے ہے اور وہ بندہ میرے لیے ہے۔[1]

اسی طرح یہی روایت مندرجہ ذیل اہل سنت کی کتب میں بھی ذکر ہوئی ہے:

غریب الحدیث، ج ۱، ص ۷۷ ۳، النہایہ فی غریب الحدیث، ج ۴، ص ۶۱، المناقب، خوارزمی، ص ۴۱، کنز العمّال متقی ہندی ج ۱۳ص ۱۵۲، تاریخ مدینہ دمشق ج ۴۲ ص ۲۹۸۔

علی (ع) کو قسیم النار والجنّۃ کہنے کی دلیل:

بعض روایات میں اس نام کی دلیل و علت کو بیان کیا گیا ہے کہ ہم ان میں سے دو روایت کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

حدثنا أحمد بن الحسن القطان قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا أبو العباس القطان قال: حدثنا محمد بن إسماعيل البرمكي قال: حدثنا عبد الله بن داهر قال: حدثنا أبي، عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال: قلت لأبي عبد الله جعفر بن محمد الصادق "ع" لم صار أمير المؤمنين علي بن أبي طالب قسيم الجنة و النار؟ قال: لان حبه إيمان و بغضه كفر، و إنما خلقت الجنة لأهل الايمان، و خلقت النار لأهل الكفر، فهو عليه السلام قسيم الجنة و النار لهذه العلة فالجنة لا يدخلها إلا أهل محبته، و النار لا يدخلها إلا أهل بغضه۔

مفضل ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ: میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب (ع) کو کیوں قسیم الجنۃ والنار کہا جاتا ہے؟ امام نے فرمایا کیونکہ علی (ع) سے محبت کرنا، ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض و نفاق رکھنا، کفر کی علامت ہے، اور جنت کو اہل ایمان کے لیے خلق کیا گیا ہے اور جہنم کو اہل کفر کے لیے خلق کیا گیا ہے۔ پس علی (ع) کو اس علت کی وجہ سے قسیم الجنتہ والنار کہا گیا ہے۔ پس جنت میں کوئی داخل نہیں ہو گا، مگر جو ان سے محبت کرتا ہو گا اور جہنم میں داخل نہیں ہو گا، مگر جو ان سے بغض و دشمنی رکھتا ہو گا۔[2]

---

[1]- البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۹۲۔

[2]- علل الشرایع ج ۱ص ۱۶۲۔

پس علی (ع) سے محبت اور ان سے نفرت کرنا، یہ قسیم الجنتہ والنار ہو گی، اور یہ بات اور عقیدہ کسی بھی طرح سے عقیدہ توحید اور خداوند کے قادر و مختار ہونے کے منافی نہیں ہے۔

اسی طرح ایک دوسری روایت ہے کہ جو امام رضا (ع) سے نقل ہوئی ہے کہ:

حدثنا تميم بن عبد الله بن تميم القرشي قال: حدثني أبي عن أحمد بن علي الأنصاري عن أبي الصلت الهروي قال: قال المأمون يوما للرضا عليه السلام يا أبا الحسن أخبرني عن جدك أمير المؤمنين بأيّ وجه هو قسيم الجنة و النار و بأيّ معنى فقد كثر فكري في ذلك؟ فقال له الرضا عليه السلام: يا أمير المؤمنين ألم ترو عن أبيك عن آبائه عن عبد الله بن عباس أنه قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: حبّ علي إيمان و بغضه كفر؟ فقال: بلى فقال الرضا عليه السلام: فقسمة الجنة و النار إذا كانت على حبه و بغضه فهو قسيم الجنة و النار۔

اباصلت ہروی نے نقل کیا ہے کہ: ایک دن مامون نے امام رضا (ع) سے کہا کہ: اے ابوالحسن، ایک بات میرے ذہن میں کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپکے جدّ امیر المؤمنین علی (ع) کو کیوں قسیم الجنتہ والنار کہا جاتا ہے؟

اس پر امام رضا (ع) نے اس سے فرمایا کہ: اے مامون کیا تم نے اپنے باپ اور اس نے اپنے آبائ و اجداد سے اور انھوں نے ابن عباس سے اور اس نے رسول خدا (ع) سے نقل نہیں کیا کہ: رسول خدا نے فرمایا کہ: علی (ع) سے محبت کرنا، ایمان کی اور ان سے دشمنی کرنا، کفر کی علامت ہے؟ مامون نے جواب دیا: ہاں، اس پر امام رضا (ع) نے فرمایا کہ: انکی محبت اور دشمنی، جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والی ہے، پس اسی وجہ سے علی (ع) کو قسیم الجنتہ والنار کہا جاتا ہے۔[1]

شعرائ کے اشعار میں علی (ع) کا قسیم الجنّۃ والنار ہونا:

طول زمان میں بہت سے شعرائ نے اس روایت کو اپنے اشعار میں مختلف انداز میں بیان کیا ہے کہ ہم بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

قسيم النار ذو خير و خير يخلصنا الغداة من السعير۔

[1]- عیون اخبار الرضاج ۱ص ۹۲۔

فکان محمد فی الدین شمسا علی بعد کالبدر المنیر

علی (ع) اہل خیر ہیں کہ جو جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں اور کتنا اچھا ہے کہ کل قیامت والے دن ہم جہنم سے نجات پا لیں گے، پس رسول خدا دین خدا میں، خورشید کی طرح اور انکے بعد علی چمکتے چاند کی طرح ہیں۔[1]

قال البشنوی:

فمدینة العلم التی ہو بابہا أضحی قسیم النار یوم مآبہ

فعدوہ أشقی البریة فی لضی و ولیہ المحبوب یوم حسابہ

پس علم کا شہر کہ وہ اسکا دروازہ ہیں، واضح ہے کہ قیامت والے دن وہی جہنم کو تقسیم کرنے والا ہو گا۔ پس اس کا دشمن قیامت والے دن بد بخت ترین انسان ہو گا، اور اس سے محبت کرنے والے انسان سے قیامت والے دن محبت کی جائے گی۔[2]

قال عمار بن تغلبة:

علی حبہ جنة قسیم النار و الجنة

وصی المصطفی حقا إمام الانس و الجنة

علی ابن ابی طالب (ع) کی محبت جہنم کی آگ سے ڈھال ہے، اور وہ جہنم وجنت کو تقسیم کرنے والا ہے۔ وہ رسول خدا (ص) کا وصی و جانشین بر حق ہے، وہ جنّ وانس کا امام و پیشوا ہے۔[3]

---

[1]- خاتمہ المستدرک میرزا نوری ج ۳ ص ۸۰۔

[2]- مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۳۱۴۔

[3]- مدینہ المعاجز علامہ بحرانی ج ۱ ص ۲۶۰۔